REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم پنجشنبہ

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱/۱

جلد ۴۶/۱۱ ‖ ۱۴ نبوت ۱۳۳۶ھ ‖ ۱۴ نومبر ۱۹۵۷ء ‖ نمبر ۲۶۹

کشمیر کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کی نئی قرارداد کا مسودہ

یہ قرارداد حفاظتی کونسل میں آج رات پیش کی جائیگی

نیویارک ۱۳ نومبر۔ برطانیہ اور امریکہ نے حفاظتی کونسل کے ممبران کو ایک قرارداد کا مسودہ بھیجا ہے۔ جس میں تجویز پیش کی گئی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ طے کرانے کے لئے ڈاکٹر فرینک گراہم کو کوشش کرنے کا ایک اور موقعہ دیا جائے۔ یہ قرارداد کونسل کے اجلاس میں آج رات بھارتی نمائندے کرشنا مینن کی تقریر کے بعد پیش کی جائیگی ان کی علالت کے باعث کونسل کا اجلاس کل رات بھی نہیں ہو سکا تھا۔ قرارداد میں تجویز پیش کی گئی ہے کہ ڈاکٹر گراہم سے کہا جائے کہ وہ کشمیر سے فوجیں ہٹانے اور وہاں رائے شماری کرانے کے بارہ میں مزید سفارشیں کریں۔ قرارداد میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان ان ذمہ داریوں کو قبول کر چکے ہیں۔ جو حفاظتی کونسل کی سابقہ قراردادوں کی روشنی میں ان میں عائد ہوتی ہیں۔ اس بات پر تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ یارنگ مشن کے نتیجہ میں مصالحت کی گفتگو آگے نہیں بڑھ سکی۔ اس بنا پر ہندوستان اور پاکستان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ڈاکٹر گراہم کے ساتھ زیادہ تعاون کریں۔ ڈاکٹر گراہم کے ایک مرتبہ پھر برصغیر جانے کی تجویز پہلے پہل برطانوی نمائندے سر پیرسن ڈکسن نے پیش کی تھی۔ بعد میں حفاظتی کونسل کے اکثر ممبران اس کی تائید کر چکے ہیں۔

۲۸ نومبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا گیا

کراچی ۱۳ نومبر۔ قومی اسمبلی کا اجلاس ۲۸ نومبر کو ۳½ بجے شام منعقد ہوگا۔ اس سلسلہ میں کل شام ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا جس میں بتایا گیا کہ یہ اجلاس سپیکر نے صدر کے اختیارات استعمال کرتے ہوئے طلب کیا ہے۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق قومی اسمبلی کا یہ اجلاس طریق انتخاب کے مسئلہ پر بحث کے لئے بلایا گیا ہے۔ مرکزی کابینہ نے پچھلے ہفتہ دو بلوں کو آخری شکل دی تھی۔ جن کا مقصد ملک میں از سر نو جداگانہ طریق انتخاب رائج کرنا ہے۔

جامعہ نصرت میں نمائش

جامعہ نصرت ربوہ میں ۱۴ نومبر بروز جمعرات طالبات کے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں کی نمائش لگائی جا رہی ہے بچوں کے لئے کھلونوں کا سٹال بھی ہوگا۔ محترمہ ڈائریکٹرس صاحبہ نو بجے صبح نمائش کا افتتاح فرمائیں گی۔ امید ہے تمام بہنیں اس نمائش میں تشریف لا کر بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائینگی۔ کیونکہ اس ادارہ کی مدد کرنا اپنی مدد آپ کرنا ہے۔ ٹکٹ داخلہ ۱/-

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

فٹ بال ٹیم ٹی۔ آئی کالج کی کامیابی

تعلیم الاسلام کالج کی یونیورسٹی فٹ بال ٹیم نے مورخہ ۹ نومبر کو گارڈن کالج کی یونیورسٹی فٹ بال ٹیم کو ایک گول سے شکست دے کر فتح حاصل کی۔ راولپنڈی کے امیر صاحب ؂ اور دیگر احباب جو ہماری ٹیم کی حوصلہ افزائی کے لئے گراؤنڈ میں تشریف لائے میں ٹیم کی طرف سے انکا شکریہ ادا کرتا ہوں (پریذیڈنٹ فٹ بال کلب)

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۳ نومبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۱۳ نومبر۔ مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کو بخار سے قدرے آرام ہے لیکن بندش پیشاب کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۳ نومبر (بذریعہ فون) مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے سینہ کی جھلی کا پانی آہستہ آہستہ خشک ہو رہا ہے۔ جسمانی کمزوری زیادہ ہے۔ یوں کھانا اچھی طرح کھا لیتے ہیں۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب بخیریت امریکہ پہنچ گئے

مکرم مولوی نور الحق صاحب انور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب بخیریت امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ ان کے ہمراہ اہلیہ صاحبہ سید جواد علی صاحب بھی بخیریت امریکہ پہنچ گئی ہیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مصنوعی سیاروں پر ایک اہم لیکچر

احباب بکثرت شریک ہو کر مستفید ہوں

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴ نومبر بروز جمعرات چار بجے سہ پہر مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس۔ سی تعلیم الاسلام کالج تحریک جدید میں "مصنوعی سیارے" پر لیکچر دیں گے۔ احباب بکثرت شریک ہو کر مستفید ہوں۔

۱۹ ستمبر ۱۹۵۷ء

آپ جانتے ہی ہیں کہ ریڈ کراس کے نام سے ہمارے ملک میں ایک ادارہ قائم ہے جو خدمت خلق کے لئے وقف ہے۔ اس کا کام حاجت مندوں، بیماروں اور خستہ حالوں کی خدمت کرنا ہے۔ اس ادارے نے مختلف مواقع پر ناگہانی مصائب مثلاً حالیہ سیلاب سے متاثر ہونے والے لوگوں کو فوری امداد پہنچا کر جو قابل قدر خدمات سرانجام دیا ہے وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

ریڈ کراس کے ادارہ کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں ہے اسے اپنی آمدنی کے حصول کے لئے عوام کی ہمدردی اور فیاضی پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اس ادارہ کی مدد کرنا اپنی مدد آپ کرنا ہے۔ میں اہل مغربی پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ریڈ کراس ہفتہ کے دوران میں جو اس سال ۱۰ نومبر ۱۹۵۷ء سے شروع ہو گا ریڈ کراس فنڈ میں فراخدلی سے چندہ دیں۔

اختر حسین
گورنر مغربی پاکستان

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۵۷ء

یقین کامیابی کی کلید ہے

دنیا میں آج تک جتنے بھی امور مہمہ سرانجام پاتے ہیں خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی سب کی بنیاد اس امر پر ہوتی ہے کہ اس کے کرنے والے دل سے یقین رکھتے ہیں۔ کہ ایسے امور کسی نہ کسی لحاظ سے ان کی اپنی ذات کے لئے مفید ہیں۔ ورنہ بیگار سمجھ کے جو کام کیا جاتا ہے وہ کبھی باحسن طریق سرانجام نہیں پاتا۔ آپ کو اس کا ذاتی تجربہ کئی بار ہوا ہوگا۔ کہ جس کام میں آپ کا دل نہیں لگتا۔ اول تو وہ ختم ہی نہیں ہوتا اور اگر ختم ہو بھی جاتا ہے۔ تو کچھ ایسا اچھا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ہونا چاہیئے۔

ایک مزدور جو بے دلی سے کام کرتا ہے۔ مالک اس سے خوش نہیں ہو سکتا۔ اور اسکو اجرت دیتے وقت دل میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اور جونہی اس کو موقعہ ملتا ہے اس کو نکال باہر کرتا ہے۔ اور اس کی جگہ دوسرا آدمی رکھ لیتا ہے۔ جو محنت سے کام کرے۔ اور محنت سے کام اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب دل سے کیا جائے۔

تاریخ اسلام میں آپ مطالعہ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ باوجود تعداد میں مقابلۃً نہایت قلیل ہونے کے بڑے بڑے لشکروں پر فتحیاب ہوتے تھے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ صحابہ کرامؓ یہ یقین رکھتے تھے۔ کہ اگر وہ مارے بھی جائینگے۔ تو ان کی عاقبت سنور جائیگی۔ اس لئے ان کے بازوؤں میں غیر معمولی قوت آجاتی تھی۔ یہ معجزہ اس یقین کی وجہ سے ہوتا تھا۔ جو ان کے دلوں میں پیدا ہو گیا تھا۔ ان کے مقابلہ میں مخالف لشکر تعداد میں بہت زیادہ ہونے کے شکست کھا جاتے تھے۔ اس لئے کہ ان کے لئے کوئی امید نہیں تھی۔ جس کا انہیں سہارا ہوتا تھا۔ ان کے دل بے یقینی کے شکار ہوتے تھے۔ اس لئے ذرا سی تکلیف دیکھ کر وہ بھاگ اٹھتے تھے۔ اور میدان خالی چھوڑ جاتے تھے۔

دنیاوی فتوحات بھی یقین ہی سے تکمیل پاتی ہیں۔ یورپ نے آج علمی سائنس اور صنعت وحرفت میں ترقی حاصل کی ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ان اقوام میں ایسے لوگ کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو علوم وفنون کو ترقی دینے کے لئے اپنی جانیں تک قربان کر دیتے ہیں۔ اور جانیں اسی وقت قربان کی جاسکتی ہیں۔ جب یقین ہوتا ہے۔ کہ یہ کسی نہ کسی لحاظ سے ان کی ذات کے لئے مفید ہیں۔ کم سے کم یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی قوم اپنے ملک یا اپنے خاندان یا اپنے باپ دادا کا نام روشن کر رہے ہیں یا وہ اس کے ذریعہ مال ودولت حاصل کریں گے۔ جس سے وہ اپنی زندگی آرام سے بسر کر سکیں گے اس طرح ان کے دلوں میں ایک طرح کا یقین پیدا ہو جاتا ہے۔ جو انہیں زیادہ محنت کرنے پر آمادہ رکھتا ہے۔ الغرض یقین انسان کے تمام بہترین اعمال کی کلید ہے اس کے بغیر کوئی کام صحیح طور پر سرانجام نہیں پا سکتا۔

آج جماعت احمدیہ بھی ایک تازہ یقین لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ اسے یہ یقین ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسلام کی اشاعت وتبلیغ کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے سپرد یہ کام کیا ہے۔ کہ اٹھو اور میری توحید اور رسالت محمد رسول اللہ کا پرچم تمام دنیا پر لہرا دو۔ یہ یقین ہے۔ جو ہر سچے احمدی کے رگ وپے میں رچا ہوا ہے۔ اس کو یقین ہے کہ آج اس کی تمام دینی ودنیوی فلاح اس بات پر محمول ہے کہ وہ اپنی تمام طاقت دین اسلام کا پیغام تمام انسانوں کے کانوں تک خواہ وہ مشرق میں بستے ہیں یا مغرب میں خواہ وہ شمال میں رہتے ہیں یا جنوب میں خواہ وہ دہریے ہیں یا مذہب کے پرستار الغرض کوئی بھی ہوں کسی خیال کے ہوں۔ سائنسدان ہوں یا فلسفی یا بالکل ان پڑھ محلات میں رہتے ہوں یا جھونپڑوں میں کہیں بھی ہوں۔ ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں صرف کر دے یہ کام اس کو اللہ تعالےٰ نے سونپا ہے۔

آج جبکہ تمام انسان اللہ تعالےٰ سے منحرف ہوتے جا رہے ہیں آج جبکہ چاروں طرف الحاد اور لامذہبی کے عفریت لشکر در لشکر پھیلتے جا رہے ہیں۔ آج جبکہ ہر طرف بد اخلاقی بے یقینی کی ظلمت ہی ظلمت چھائی چلی جاتی ہے۔ آج دنیا کے ظلمت کدوں میں الٰہی نور کی شعاعیں پھیلانے کا کام جماعت احمدیہ کے ہی سپرد کیا گیا ہے۔

یہ یقین ہے جو جماعت احمدیہ لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ یہ کام آج اس کے سوا کوئی دوسرا سرانجام نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فرستادہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہ کام اسی کے سپرد کیا ہے۔ کسی اور کے سپرد نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ کے ارکان قرآن کریم ہاتھوں میں لے کر ساری دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اتنا عظیم کام وہ کس طرح سرانجام دے سکیں گے۔ انہیں یہ فکر نہیں کہ غیر ممالک میں وہ اپنے محدود ذرائع سے زندگی کس طرح بسر کر سکیں گے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ جو سرزمین میں وہ جا رہے ہیں وہاں کے لوگ ان کا کس طرح استقبال کرینگے۔ وہ تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ یہ کام اللہ تعالےٰ نے انکے سپرد کیا ہے۔ اس لئے انہیں ہی یہ سرانجام دینا ہے۔ اس لئے وہ اپنے امام کا اشارہ پاتے ہی جس طرف انکو بھیجا جاتا ہے چل پڑتے ہیں۔

آج دنیا میں پیسہ کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ ایک زمانہ تھا کہ اللہ تعالےٰ کے بندے گدڑی پہن کر نکلتے تھے اور ایک طرف چین تک چلے جاتے۔ تو دوسری طرف مراکش پہونچ جاتے۔ وہ جانتے تھے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں نکلے ہیں۔ اس لئے وہی ان کی مدد کرے گا۔ چنانچہ ان گدڑی پوشوں نے تمام معلومہ دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچایا لیکن آج وہ زمانہ نہیں۔ آج ایک ایک قدم اٹھانے کے لئے خرچ کی ضرورت ہے۔ اور اگر آج کے زمانے کا لحاظ کیا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ احمدیہ جماعت کے مبلغین کی خرچ کے لحاظ سے وہی پوزیشن ہے۔ جو گزشتہ زمانوں میں گدڑی پوشوں کی ہوتی تھی۔ البتہ انہیں بھی وہی شوق وذوق عطا کیا گیا ہے جو گدڑی پوشوں کو عطا کیا گیا تھا۔

ان کے مقابلہ میں الحاد وشرک کی پشت پناہ وہ اقوام ہیں۔ جن کے ہاتھ میں دنیا کے تمام خزانے ہیں چنانچہ اربوں ارب پونڈ اور ڈالر الحاد وشرک کی ترویج کے لئے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتی۔ انکی دولت وثروت اور ذرائع کی بہتات، جماعت احمدیہ کے دل میں ذرا بھی خوف وخطر پیدا نہیں کرتی۔ کیونکہ اس کا پشت پناہ حق ہے۔ یہ ایمان ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے کھڑی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ الحاد وشرک کے بڑے سے بڑے لشکر سے ٹکر لینے سے نہیں ہچکچاتی۔ جو خرچ ہمارے مبلغین کو ملتا ہے۔ اس کا پیسہ پیسہ الحاد وشرک کے لاکھوں کروڑوں پونڈوں پر بھاری ہو رہا ہے یہ پیسہ پیسہ غریبوں کی جیبوں سے نکل کر آتا ہے۔ "تحریک جدید" نے اس پیسہ پیسہ میں آسمانی برکتیں ڈال دی ہیں۔ کیونکہ یہ تحریک بھی انکے اشارہ سے چل رہی ہے۔ جنہوں نے جماعت کو آج اپنے کام کے لئے چنا ہے۔

46

آدابُ السُّوق

بازار کے متعلق آداب اسلامی

از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

احباب! انشاء اللہ کے جلسہ میں میرے لئے تجویز کیا گیا۔ کہ میں دس منٹ میں آداب السوق کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بیان کروں

ہمارے بازار تبادلہ اشیاء اور لین دین کی جگہیں ہیں۔ جن کی بنیاد طلب اور رسد کے اصول پر قائم ہے یعنی لوگوں کی ضرورت کے مطابق اشیاء مہیا کی جائیں۔ آنحضرت صلعم نے لین دین اور نکاسی و طریق کار کے متعلق واضح ہدایات فرمائی ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ کھانے پینے کی اشیاء پاکیزہ صفت اور پسندیدہ ہوں ناقص نہ ہوں۔ ناجائز نفع حاصل کرنے کی وجہ سے مطلوبہ اشیاء میں ملاوٹ وغیرہ نہ ہو بلکہ خالص ہوں۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے:۔

قال رسول اللہ صلعم ان اللہ طیب لا یقبل الا طیباً وان اللہ امر المؤمنین بما امر به المرسلین فقال یا یھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً و قال یا ایھا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقنٰکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمدّ یدیه الی السماء یا رب یا رب و مطعمه حرام و شرابه حرام وملبسه حرام وغذی بالحرام فانّٰی یستجاب لهٗ۔

یعنی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ پاکیزہ صفات ہے۔ سوائے پاکیزہ شے کے قبول نہیں کرتا۔ یعنی صفات طیبہ کے ماتحت پاکیزہ اشیاء کو ہی برکت دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے۔ جو رسولوں کو دیا ہے۔ فرمایا اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل صالحہ بجا لاؤ۔ اور فرمایا اے مومنو! پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ۔ جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ پس یہ پہلی اور اہم ضرورت ہے بندگانِ خدا کی۔ جو ہمارے بازاروں نے ہمارے لئے مہیا کرنی ہیں تا کہ ہم خدا تعالےٰ کے اس صریح ارشاد کی

تعمیل کر سکیں اور تاجروں کا فرض ہے کہ خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ پاکیزہ اشیاء۔ طیب اور خالص صورت میں لوگوں کو مہیا کریں۔ اگر دودھ میں پانی یا گھی میں بناسپتی یا مکھن میں ناریل کا تیل یا اچھی گندم میں ردی گندم ملا کر بیچی جائے تا کہ نفع کچھ زیادہ حاصل ہو۔ تو یہ درحقیقت طیبات کی صفت طیبہ کو بدلنا ہے۔ خدا تعالےٰ جو طیب ہے وہ ایسے بددیانت تاجر کو اپنی برکت سے نہیں نوازے گا۔ بلکہ رد کر دے گا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات صفات الٰہیہ کی روشنی میں صادر ہوئے ہیں بلکہ اسلام کے حکموں کی اصل بنیاد عبادت کے اس مفہوم پر ہے جو ارشاد التخلق باخلاق اللہ میں پایا جاتا ہے۔ یعنی اخلاق الٰہیہ کو اپنانا اور یہ انسان کا مابہ الامتیاز ہے کہ وہ صفات الٰہیہ کے رنگ میں رنگا جائے۔

ہیں اس مرکزی نقطہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کے بعد آپ نے اس شخص کا ذکر فرمایا ہے جو رزق کے حصول کے لئے لمبے لمبے سفر کرتا ہے اشعث اغبر پراگندہ بال غبار آلودہ آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعا کرتا ہے۔ یا رب یا رب۔ فرمایا ایسا شخص جو اپنے کاروبار میں طیبات حاصل یا مہیا کرنے کی کوشش نہیں کرتا انّٰی یستجاب لهٗ اس کی دعا اور کوشش کس طرح قبول ہو سکتی ہے۔ جب کہ اس کا کھانا اور پینا اور پہننا بوجہ ناجائز کمائی کے حرام ہے اور اس کا سارا وجود حرام سے پرورده ہے

سو پہلا ادب بازار کے آداب میں سے آنحضرت صلعم کی تعلیم کے مطابق یہ ہے کہ لوگوں کو طیبات جو ان کی پہلی اور اہم ضرورت ہے مہیا کی جائیں۔ وہ خالص ہوں ۔۔۔'

بازار کے متعلق آداب سکھلاتے وقت ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا کے ارشاد

حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے۔ (قال رسول اللہ صلعم لا یدخل الجنة جسد غذی بالحرام) کہ وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جس کی حرام سے پرورش کی گئی ہے۔

۲۔ دوسرا ادب یہ ہے کہ ان طیبات کی حالت طیبہ کو ملاوٹ سے خراب نہ کیا جائے کہ وہ نہ ذائقہ میں طیب رہتی ہے اور نہ صحت کے لحاظ سے طیب۔

طیب کے معنے خوشگوار۔ خوش ذائقہ اور صحت مند۔

۳۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے (ان رسول اللہ صلعم مرّ علیٰ صبرة طعام فادخل یده فیها فنالت اصابعه بللاً فقال ما هذا یا صاحب الطعام قال اصابته السماء یا رسول اللہ قال افلا جعلته فوق الطعام حتی یراه الناس۔ من غشّ فلیس منا) یعنی رسول اللہ صلعم غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گذرے۔ تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا۔ تو آپ کی انگلیاں نمناک ہو گئیں فرمایا! اے غلہ کے مالک یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ بارش میں غلہ گیلا ہو گیا تھا۔ فرمایا تو پھر اس نمناک غلہ کو اوپر رکھتے تا کہ لوگ دیکھیں اور دھوکہ نہ کھائیں۔ فرمایا من غش فلیس منا، جس نے خرید و فروخت میں دھوکہ کیا۔ وہ ہم سے نہیں ہے۔ دھوکہ فریب کرنے والا مسلمان جماعت کا فرد نہیں

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، قال رسول اللہ صلعم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا۔ فان صدقا و بینا بورک لهما فی بیعهما وان کتما و کذبا محقت برکة بیعهما! رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اس وقت تک کہ جدا نہ ہو جائیں۔ لین دین میں اختیار ہے۔ سو اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور کھول کر بات کی تو ان کی خرید و فروخت کو برکت دی جائے گی۔ اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ سے کام لیا۔ تو دونوں کے باہمی لین دین کی برکت مٹا دی جائے گی۔

یہ تیسرا ادب ہے بازار کے آداب میں سے کہ لین دین میں پوری پوری صراحت ہونی چاہیئے۔ ناقص اشیاء کے نقص کو واضح کر دینا چاہیئے۔ مسلمان کا لین دین صدق و صفائی پر مبنی ہو۔ اس میں فریب۔ جھوٹ اخفا نہ ہو۔ یہ بھی جھوٹ ہے کہ وقت معینہ پر وعدہ پورا نہ کیا جائے جیسے پیشہ ور اصحاب درزی اور موچی وغیرہ کا حال ہے کہ مت ذو نادر ہی اپنا وعدہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جلسہ سالانہ میں شمولیت کی برکات

۱۔ "جلسہ میں ضرور تشریف لائیں۔ انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے بہت مفید ہوگا۔ اور جو للّٰہ سفر کیا جاتا ہے۔ وہ عند اللہ ایک قسم عبادت کے ہوتا ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۷)

(۲)

"وہ لوگ جو یہاں آ کر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے۔ اور ان باتوں کو جو خدا تعالےٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور نہیں دیکھتے۔ وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں۔ مگر میں یہی کہوں گا۔ کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی"۔

(الحکم ۲۴ر اگست ۱۹۰۱ء)

پورا کرتے ہیں۔

ابوہریرہؓ سے مروی ہے قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم یَقُوْلُ اَلْحَلْفُ مُنَفِّقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ مُمْحِقَۃٌ لِلْبَرَکَۃِ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ قسم پونجی کا نکاس تو کرتی ہے مگر برکت کو مٹا دیتی ہے۔ یعنے ردّی چیز قسم کھانے سے بک جاتی ہے۔ مگر اس تجارت میں برکت نہیں ہوتی جس کا دارومدار فریب دہی پر ہے۔ اور اس میں صدق شعاری اور صاف گوئی نہیں اس کے متعلق ابوذرؓ کی روایت ہے کہ ایسا فریب دینے والا تاجر ان تین شخصوں میں سے ہے کہ جن کے بارہ میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ یعنی تین شخص ہیں اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ان سے بات نہیں کرے گا نہ انہیں دیکھے گا اور انہیں دردناک سزا ہوگی۔ وہ تین شخصوں میں سے ایک شخص (اَلْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ) وہ ہے جو پونجی کا نکاس جھوٹی قسم سے کرتا ہے ـــــ اسی طرح واثلہ بن اسقع سے روایت ہے قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم یَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَیْبًا لَمْ یُنَبِّھْہُ لَمْ یَزَلْ فِیْ مَقْتِ اللّٰہِ اَوْ لَمْ تَزَلْ الْمَلَائِکَۃُ تَلْعَنُہٗ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا۔ جس نے ناقص شَی بیچی اور نقص کے متعلق آگاہ نہ کیا۔ ایسا شخص اللہ تعالےٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے یا فرمایا فرشتے اسے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ یعنی رحمت الٰہی سے دور رہتا ہے۔

۴۔ چوتھا ادب بازار کے آداب میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق یہ ہے کہ خرید و فروخت میں خوش خلقی و شیریں کلامی اور وسعت قلبی اور سہولت اختیار کی جائے۔ بد خلقی ترش مزاجی اور تنگ ظرفی نہ ہو۔ اس بارہ میں جابرؓ سے مروی ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے رحمت کی اس شخص پر جو خوش خلق وسیع حوصلہ ہے جب وہ بیچے اور جب خریدے اور جب اپنے قرض کا تقاضا کرے۔

اس ارشاد کے تعلق میں جہاں دوکانداروں کو اپنے اخلاق کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ خریداروں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ اُدھار پر سودا لینے والے خریداروں کی تین قسمیں ہیں۔ اوّل وہ جو ہر ماہ یا معیّن وقت پر اشیاء اُدھار لیتے ہیں اور وقت پر ادا کرتے ہیں۔ دوسرے وہ جو غیر معیّن میعاد مقرر کر کے تسلی دلاتے ہیں کہ جلد ادا کر دیا جائے گا۔ پھر دو دو چار چار ماہ کے بعد ادا کرتے ہیں۔ اور تیسری وہ قسم جو ادا ہی نہیں کرتے۔ بدنیت ہوتے ہیں۔ دوکاندار ان صورتوں میں اپنی کسر کسی نہ کسی رنگ میں نکال لیتا ہے نرخ بڑھا کر یا کم تول کر۔ ان دنوں حالات دوکاندار اور خریدار دونوں ہمارے بازاروں کے لئے بدنام کن صورت پیدا کرتے ہیں۔ آنحضرت صلعم کے ارشاد کا تعلق دونو کے اخلاق کی اصلاح سے ہے

لفظ (سمحاً) سماحت سے ہے جس کے معنے نرمی و سہولت و خوش خلقی ہیں۔ عربی ضرب المثل ہے اَلسَّمَاحُ رِبَاحٌ یعنی نرمی و سہولت نفع بخش ہے آنحضرت صلعم کی دعا رَحِمَ اللّٰہُ سے مراد بھی یہی ہے کہ خوش خلق۔ نرم مزاج سہولت پسند تاجر اور خریدار دو نو اللہ تعالےٰ کی رحمت سے نوازے جاتے ہیں۔

۵۔ پانچواں ادب بازار کے آداب میں سے یہ ہے کہ ہماری کمائی کی بنیاد حلال پر اور اعلیٰ درجہ کے تقویٰ پر ہونی چاہیئے۔ حرام سے کلیۃً پرہیز ہو۔ اس بارہ میں نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَھُمَا مُشْتَبِھَاتٌ لَا یَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّقَعَ فِیْھَا۔ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ رسول اللہ صلعم نے فرمایا حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر حلال اور حرام کے بین بین کچھ مشکوک باتیں ہیں جنہیں اکثر نہیں جانتے۔ سو جو ان شکی باتوں سے بچا اس نے اپنا دین محفوظ کر لیا اور اپنی عزت بھی بچالی۔ اور جو ان باتوں میں پڑ گیا وہ حرام میں جا پڑا اس چرواہے کی مانند جو رکھ کے آس پاس اپنا ریوڑ چراتا ہے۔ سنو! ہر ایک بادشاہ کی رکھ یعنی محفوظ چراگاہ ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی رکھ اس کے محرّمات ہیں یعنی وہ باتیں ہیں جو اس نے حرام کی ہیں اور ان سے روکا ہے۔ خبردار جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑہ ہے اگر وہ درست رہا تو سارا جسم درست رہے گا۔ اور اگر وہ بگڑ گیا تو سارا جسم بگڑ جائے گا۔ سنو یہ گوشت کا ٹکڑہ دل ہے (اسے درست رکھو۔ دین و دنیا درست رہے گی)

۶۔ آداب بازار میں سے ایک بنیادی ادب یہ ہے کہ ہمارے کاروبار کی بنیاد خیر خواہی پر ہونی چاہیئے اشیاء حاصل کرنے اور بہم پہنچانے میں جہاں یہ خیال رہے کہ وہ طیّب حالت میں ہوں۔ یہ بھی کوشش ہونی چاہیئے کہ نرخ زیادہ نہ ہو اور مال کا تول پورا ہو اس میں کمی نہ ہو۔ اس بارہ میں ایک روایت ابن عباسؓ سے ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ ھَلَکَتْ فِیْھِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَۃُ۔ رسول اللہ صلعم نے ماپ و تول کرنے والوں سے فرمایا۔ تمہارے سپرد دو ایسے کام کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے پہلی قومیں ہلاک ہو گئیں (کہ انہوں نے کم تولا اور کم ماپا) ـــــ اور دوسری روایت عبداللہ بن عمرؓ سے ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یُرِیْدُ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰہِ وَبَرِئَ اللّٰہُ مِنْہُ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے غلہ چالیس دن تک روکے رکھا۔ یعنی منڈی میں نہیں لایا۔ چاہتا ہے کہ بھاؤ چڑھ جائے۔ اور پھر بیچے۔ ایسے شخص کا تعلق اللہ تعالےٰ سے نہ رہا اور اللہ تعالےٰ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

ایک اور روایت میں ہے ضَرَبَہُ اللّٰہُ بِالْاِفْلَاسِ اللہ تعالےٰ ایسے شخص کو افلاس کی مار مارے گا یعنی کنگال ہو جائے گا۔ اربعین یوماً سے مراد عرصہ تک روکے رکھنا۔ گھر میں یا منڈی میں غلہ موجود ہے۔ ضرورت مند آتا ہے۔ مگر غلہ موجود ہوتے ہوئے اس کو نہیں دیتا۔ ایسا شخص اللہ تعالےٰ کے نزدیک قابل نفرت ہے

دولت کمانے میں اس قسم کے کام خیر خواہی کے نہیں بلکہ بنی نوع انسان سے دشمنی ہے۔ آنحضرت صلعم نے دین کا خلاصہ بایں الفاظ بیان فرمایا ہے کہ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ دین خیر خواہی ہے۔ کس کی؟ لِلّٰہِ اللہ تعالےٰ کی کہ مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی ہو۔ وَلِرَسُوْلِہٖ اور رسول اللہ کی کہ آپ کے مقاصد و احکام کو بجا لانے والا ہو لِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ یعنی تمام مسلمانوں اور مسلمانوں کے اماموں کے لئے کہ ان کے احکام کی بجا آوری اور ان کے کاموں میں تعاون ہو اور عام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی رکھ ان کے ساتھ برتاؤ اور لین دین میں ان کی بھلائی کو مدنظر رکھا جائے۔ مثلاً جو تاجر طیّبات اور لوگوں کی دوسری ضروریات کو پسندیدہ حالت میں مہیا کرنے کی پوری کوشش نہیں کرتا اور نرخوں کے متعلق لاپرواہی سے کام لیتا ہے۔ بلکہ اپنے نفع دو آنہ یا چار آنہ فی روپیہ پر ہی اس کی نظر ہے۔ خواہ دودھ میں پانی۔ گھی میں بناسپتی ملا ہوا ہے۔ گیلی لکڑی کو خشک لکڑی کے بھاؤ بیچتا ہے۔ ایسا شخص لوگوں کا خیر خواہ نہیں بلکہ لٹیرا ہے جو ہمارے بازاروں کی پناہ میں بیٹھ کر لوٹتا ہے۔

درخواست دعا

شیخ محمد حنیف صاحب نے کوئٹہ سے اطلاع دی ہے کہ مکرم شیخ کریم بخش صاحب کی حالت پہلے سے بہتر ہے۔ اب کھانا بھی خود کھا لیتے ہیں۔ اور کپڑے بھی بدل لیتے ہیں۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں کمل صحت عطا فرمائے آمین

خاکسار جلال الدین شمس

دین کو دنیا پر مقدم رکھو

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں (۶۶) سالانہ جلسہ

پیشوایان مذاہب کی سیرت وسوانح اور محاسن اسلام پر تقاریر

دوسرے اور تیسرے دن کی مختصر روئیداد

(قسط ۳)

(منجانب نظارت دعوت وتبلیغ قادیان)

اسلام کے متعلق غیر مسلم دوالوں کے خیالات

مکرم حکیم صاحب کے بعد محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر نے "اسلام کے متعلق غیر مسلم دوالوں کے خیالات" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے متعدد غیر مسلم علماء اور مشاہیر کے اقوال سنائے جن میں انہوں نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کیا ہے آپ کی تقریر کے بعد جلسہ اگلے روز پر ملتوی ہو گیا۔

تیسرا دن مورخہ ۸ اکتوبر ۵۷ء

پہلا اجلاس

آج پہلا اجلاس مکرم جناب مولوی محمد ایوب صاحب اے۔ ڈی۔ ایم اف بھاگل پور حال رانچی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

مکرم احمد نور صاحب انڈونیشین کی تقریر

مکرم احمد نور صاحب انڈونیشین نے "انڈونیشیا میں پیغام احمدیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ انڈونیشیا میں اسلام کا پیغام پہنچنے سے قبل وہاں کے لوگ اجرام پرست اور بت پرست تھے۔ اس کے بعد جب بدھ ازم نے مشرق میں نفوذ حاصل کیا۔ تو مدتوں تک وہاں کے باشندے بھی اس مذہب کے پیرو رہے۔ اس کے بعد ایک ہندوستانی مسلمان عالم جو گجرات کاٹھیاواڑ سے گئے تھے کے ذریعہ وہاں اسلام پہنچا۔ اس لئے ہم انڈونیشین مسلمان ہندوستان کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہمیں ہندوستان کی عزت اس لئے بھی ملحوظ ہے۔ کہ اسلام کی صحیح تعبیر وتفسیر جو موجودہ زمانہ کے مصلح حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ذریعہ ہمیں ملی۔ اس کا منبع بھی قادیان اور ہندوستان ہے۔ لہٰذا ہم انڈونیشیا میں رہتے ہوئے ہندوستان کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ الغرض اس طرح ہمارے ملک کی اکثریت نے اسلام کو قبول کر لیا۔ اور اس وقت بھی گو انڈونیشیا میں کئی مذاہب موجود ہیں۔ مگر ان مذاہب کے پیرو متعصب نہیں ہیں بلکہ ان میں رواداری پائی جاتی ہے۔

انڈونیشیا میں احمدیت: اس موضوع پر بولتے ہوئے فاضل انڈونیشین نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پڑھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ اور بتایا کہ اسی پیشگوئی کے مطابق انڈونیشیا میں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اور اس وقت خدا کے فضل سے وہاں بتیس ہزار سے زائد احمدی ہیں اور جماعتیں روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔

مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل کی تقریر

اس کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل ایڈیٹر اخبار بدر قادیان نے تقریر فرمائی آپ کی تقریر کا موضوع تھا "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے" آپ نے مذہب اسلام کے ساتھ اپنی محبت کی وجوہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام امن کا علمبردار اور اطمینان قلب کا باعث ہے میرا مذہب یہ نہیں کہتا کہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا رستہ مسدود ہو چکا ہے بلکہ میرا مذہب اپنی زندگی دلیل میں کہتا ہے کہ مجھے پوری طرح اپنا کر آج بھی ہر شخص خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو سکتا ہے اور آسمان سے طمانیت حاصل کر سکتا ہے۔ پھر آپ نے بتایا کہ میرا مذہب خدا کو کسی خاص قوم اور ملک کی طرف منسوب نہیں کرتا بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ خدا رب العلمین ہے اور اس نے تمام جہانوں اور زمانوں کی ربوبیت کے لئے اپنا نبیاء بھیجے، آپ نے اپنے مذہب کے زندہ ہونے کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو پیش کیا۔ اور بتایا کہ حضور علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر جو عظیم الشان پیشگوئیاں فرمائی تھیں وہ اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں آپکی تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

محترم جناب سید اختر احمد صاحب اورینوی کی تقریر

اس کے بعد محترم جناب پروفیسر سید اختر احمد صاحب اورینوی ڈی لٹ پروفیسر وانچارج شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ نے "نجات اور مختلف مذاہب" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ بنی نوع انسان کے لئے نجات اتنی لازمی چیز ہے۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب اور فرق میں اس کا تصور پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دہریہ بھی نجات کے متلاشی ہوتے ہیں۔ دنیا کے ہر مذہب اور فرقہ نے نیکی اور بدی کا ایک معیار قائم کیا ہے۔ اور اسی معیار کے تصور سے نجات وابستہ ہے نیکی اور بدی کی قدریں چونکہ ہر زمانہ میں بدلتی رہی ہیں۔ اسلئے نجات کا تصور بھی بدلتا رہا۔ عہد وحشت اور بربریت میں بھی انسان نجات کا متلاشی تھا۔ اور آج بھی ہے۔ مگر نجات کا تصور بدل چکا ہے۔

آپ نے بتایا کہ نجات کا تصور ماحول کے بدلنے کے ساتھ ہی بدلتا رہتا ہے وحشیوں کا تصور صرف بھوک پیاس بجھا لینا ہوتا ہے علم دوست کی نجات یکسوئی کی خلوت اور ذرائع علم کا میسر آجانا ہے اور روحانی انسانوں کی نجات انکے جذبات روحانیت کی تکمیل ہے فاضل مقرر نے ہیگل، مارکس اور برگساں کے فلسفہ نجات پر روشنی ڈالی۔ اور انکے نظریات و تصورات نجات کا فرق اور اختلاف بتایا۔

اس کے بعد آپ نے اسلامی تصور نجات پیش فرمایا کہ یہ تصور کامل اور ہمہ جہتی ہے۔ آپ نے یہ لطیف نکتہ بیان فرمایا۔ کہ انسان کے جذبہ عقل وفکر اور صدیوں کے مذہبی سوز نے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کو حاصل کیا۔ اور آپ نے نجات کا ایسا کامل تصور پیش فرمایا جس سے تشنگی بجھ سکتی ہے۔

آپ نے نجات وفلاح اور صراط مستقیم کی علامات وصاحت کرنے کے بعد بتایا۔ کہ نجات صرف محاسن و اعمال کا نام نہیں۔ بلکہ نجات انسانوں کی ذہنی اخلاقی اور روحانی ترقی کا نام ہے جو آج اسلام اور احمدیت کے ذریعہ ہی میسر آسکتی ہے۔

فاضل مقرر کی یہ عالمانہ تقریر پونے دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور سامعین نے پوری تقریر کو نہایت توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا۔

اس تقریر کے بعد اجلاس نماز ظہر وعصر کے لئے ملتوی ہو گیا۔

دوسرا اجلاس: جلسہ کے آخری اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ نے فرمائی آپ کی صدارت میں یہ اجلاس پونے تین بجے تلاوت قرآن کریم اور نظم کیساتھ شروع ہوا۔

مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تقریر

پہلی تقریر مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس نے "بانی اسلام ہندوستانیوں کی نظر میں" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے ہندوستان کے متعدد مذہبی اور سیاسی لیڈروں کے حوالے پیش کئے جن میں انہوں نے آنحضرت صلعم کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کرنے کے علاوہ اسلامی تعلیم کی خوبیوں کا نہایت عمدہ الفاظ میں اعتراف کیا ہے اور آپ کے ذریعہ عالمگیر اخوت اور مساوات اسلامی کے قیام پر اچھے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان میں مہاتما گاندھی، پنڈت نہرو، ڈاکٹر گوپی چند بھارگو، حضرت بابا نانک اور دوسرے بہت سے مذہبی اور سیاسی لیڈروں کے نام لئے جا سکتے ہیں۔

محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کی تقریر

محترم امینی صاحب کی تقریر کے بعد محترم جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے "احمدیت اور اسکا مستقبل" کے موضوع پر ایک گھنٹے سے زائد وقت تک تقریر فرمائی۔ فاضل مقرر نے پہلے جماعت احمدیہ کی خصوصیات بیان کیں اور جماعت کی تعلیم کے بعض حصے بیان فرمائے جن سے جماعت احمدیہ کا عام مسلمانوں سے امتیاز ثابت ہوتا ہے جہاد خونی مہدی وغیرہ کے بارہ میں مسلمانوں کے اندر جو غلط تصور پیدا ہو چکا تھا۔ اس کی جماعت احمدیہ کے ذریعہ اصلاح کا ذکر فرمایا اور پھر ناموس پیشوایان مذاہب کے متعلق جماعت کا نقطہ نظر بیان کیا۔ کہ کس کس طرح ہماری جماعت قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں تمام پیشوایان مذاہب کے احترام کو ایمان کا جزو قرار دیتی ہے اس کے ساتھ ہی آپ نے اسلام اور احمدیت کی اس تعلیم کا ذکر فرمایا۔ کہ حکومت وقت کے ساتھ وفاداری ہمارا مذہبی عقیدہ ہے اور ہماری جماعت قریباً ستر سال سے اس کی سختی کے ساتھ پابندی کرتی چلی آ رہی ہے

اس کے بعد جماعت احمدیہ کے مستقبل کے بارہ میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں اور قادیان کی ترقی کے بارہ میں اور جماعت احمدیہ کی بے انتہا وسعت کے متعلق جو الٰہی بشارتیں ہیں۔ آپ نے بیان فرمائیں۔

آپ کی تقریر نہایت موثر تھی اور ان تین خاص تقریروں میں سے ایک تھی جنہیں سامعین نے بے حد پسند کیا اور نہایت توجہ کے ساتھ سنا۔

آپ کی تقریر ختم ہونے پر اطراف عالم سے آئے ہوئے دعائیہ ٹیلیگرام اور خطوط اور بعض معززین کے پیغامات مکرم مولوی امینی صاحب نے پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد محترم جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ صدر جلسہ نے الوداعی تقریر فرمائی جس میں آپ نے احباب جماعت کو اخلاقی اور روحانی ترقی حاصل کرنے کی تلقین فرمائی

انصار اللہ کی اہم ذمہ واری
کوشش کریں کہ ۲۹ نومبر تک آپکی جماعت کے وعدوں کی تکمیل ہو جائے

نائب صدر مجلس انصار اللہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

(۱) آج صبح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان انصار اللہ کے اجتماع میں فرمایا ہے۔

۲۔ حضور کا خاص ہمارے اجتماع میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمانا اپنے اندر بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

۳۔ اس سے اللہ تعالیٰ ہمیں یاد دلانا چاہتا ہے کہ تحریک جدید کے سلسلہ میں سب سے زیادہ ذمہ واری انصار اللہ پر عائد ہوتی ہے۔ انصار اللہ کی اس انتہائی ذمہ داری کے پیش نظر میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ

۴۔ ۲۹ نومبر کو جمعہ کے دن تمام مجالس انصار اللہ اپنے اپنے حلقہ میں پورے اہتمام سے تحریک جدید کا دن منائیں۔ اس روز تمام لوگوں کو تحریک جدید کے وعدوں اور ان کی وصولی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور

۵۔ اس بات کی کوشش کی جائے کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو کہ جس نے تحریک جدید کے چندہ میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیا ہو۔

۶۔ اسی طرح تحریک جدید کے دوسرے مطالبات بھی یاد دلائے جائیں۔ اس سے صاف واضح ہے۔ کہ ۲۹ نومبر تک تمام افراد کے وعدے مکمل کر لئے جاویں۔ اور جو چند دوست کسی وجہ سے رہ جائیں۔ ان کے وعدے اجلاس کے بعد اسی دن یا دوسرے دن لے کر فہرست مکمل کر کے مرکز میں ارسال کر دی جائے۔ اگر کسی کا گذشتہ سال کا کچھ بقایا ہو۔ تو وہ بھی وصول کیا جائے۔

۷۔ فہرست میں اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ وعدے گذشتہ سال سے بہرحال زیادہ ہوں۔ اور ہر شخص اپنے بچوں کو اپنے ساتھ شامل کرے۔ وعدہ ان کی طرف سے خواہ قلیل ترین ہی کیوں نہ ہو۔ تا وہ بھی تحریک جدید کے مجاھد کہلائیں۔ اور جب خود برسر روزگار ہوں۔ تو وہ اس میں شاندار حصہ لیں۔

دفتر دوم کے احباب کو یاد رہے کہ دفتر اول کے اکثر دوست اپنی ایک ماہ کی آمد سے برابر یا بعض اس سے بھی زیادہ دے رہے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر شیر محمد صاحب حالی پنشنر نے ۲۷/۸ وعدہ فرمایا۔ جو ان کی پنشن ماہوار سے بھی بہت بڑھا ہوا ہے۔ جزاک اللہ

جماعت کماس ضلع لاہور کے سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب پریذیڈنٹ۔ اپنے اہل وعیال اور سردار محمد ابراہیم و سردار احمد مرتضیٰ و ملک لال دین صاحبان کے اہل وعیال کی طرف سے ۸۱/۶/- کے وعدہ اور اس کے ساتھ ہی سالم رقم ارسال فرمائی۔ اور فرماتے ہیں کہ اس جماعت کے سب افراد بفضل خدا شامل تحریک جدید ہو چکے ہیں۔ جزاکم اللہ

لجنہ اماء اللہ شہر گوجرانوالہ کی سیکرٹری مال محترمہ عنایت بیگم صاحبہ۔ اس لجنہ کے گذشتہ سال کے دفتر اول و دوم کے وعدے ۶۴۸/- کے تھے۔ جو محترمہ موصوفہ نے سو فیصدی پورے کر دیئے ہیں۔ اور اب رجسٹری ان کی طرف سے نئے سال دفتر اول ۲۴ دوم کے ۱۲ کے وعدوں کی پہلی فہرست دفتر اول ۱۷۹/۱ ۔ دفتر دوم کا ۲۲۳/۱ کل ۴۱۲/۱۱ ہے ارسال کی ہے اور اس کے ساتھ ہی ان وعدوں سے ۴۱/- وصولی بھی ارسال کی ہے۔ ساتھ ہی لکھا ہے کہ عنقریب دوسری فہرست وعدوں کی ارسال کی جائے گی۔ وعدے سرعت سے لئے جا رہے ہیں۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔

زمیندار اور شہری جماعتیں توجہ فرمادیں۔ لجنہ اماء اللہ شہر گوجرانوالہ کی طرح وعدے اور پھر اس کی وصولی جلد تر ارسال فرمادیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تفصیل چندہ ارسال فرمائیں

بعض احباب چندہ کی رقم بھیجتے وقت ساتھ چندہ کی تفصیل مد دار ارسال نہیں کرتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ موصولہ رقم مد بلا تفصیل میں ڈال دی جاتی ہے۔ اور اس کو سلسلہ کے کاموں میں خرچ نہیں کیا جا سکتا۔

ایسی رقوم جو تین ماہ تک مد بلا تفصیل میں پڑی رہیں۔ ان کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ ان کو چندہ عام میں شمار کر لیا جائے۔

پس سیکرٹریان مال اور دیگر احباب جو اپنا چندہ براہ راست بھیجتے ہیں۔ براہ مہربانی ساتھ تفصیل ضرور ارسال فرمایا کریں۔ تاکہ ریکارڈ میں اس کا صحیح اندراج کیا جا سکے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تحریک حج

کے ماتحت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال کم از کم ایک عازم حج کو قریباً نصف زادِ راہ پیش کرتی ہے۔ اس میں آپ صرف ایک روپیہ سالانہ چندہ دے کر شامل ہو سکتے ہیں۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سیکرٹریان مال کی توجہ کیلئے

سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ کی رقوم بھجواتے وقت ساتھ تفصیل بھی ارسال فرمایا کریں۔ یعنی کس کس نے کس قدر چندہ کس مد میں دیا ہے۔ ایسی تفصیل میسر نہ ہونے کی وجہ سے افراد کا چندہ ان کے حساب میں درج نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا سیکرٹریان مال مہربانی کر کے مطلوبہ تفصیل ساتھ ضرور بھیجا کریں۔ (ناظر بیت المال)

چندہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

جن لجنات کی طرف سے چندہ سالانہ اجتماع ابھی تک داخل دفتر نہیں ہوا۔ براہ مہربانی وہ اپنی ممبرات کی تعداد کے مطابق فی ممبر ۲ر کے حساب چندہ جمع کر کے ممنون فرمادیں۔ صرف لجنہ اماء اللہ ربوہ اور سرگودھا کی طرف سے یہ چندہ وصول ہوا ہے۔ باقی لجنات جلد از جلد توجہ فرمادیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بھتیجی آمنہ بیگم کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ ہسپتال لیڈی ولنگٹن داخل کی گئی ہے۔ بدھ وار کو اپریشن ہوگا۔ احباب کرام صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار معرفت نیاز احمد خاں ملٹری ڈیری فارم لاہور چھاؤنی)

۲۔ میری بچی امۃ الحی بعمر ۲ سال ایک آنکھ میں چھائی۔ اور دوسری آنکھ میں گکروں کے باعث عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ لائل پور

۳۔ خاکسار کی چھوٹی بچی فضیلہ بیگم نو دس ماہ سے بیمار ہے حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد شریف ٹکسالی گیٹ لاہور)

۴۔ میرے بڑے بھائی ملک ضیاء الدین صاحب امسال بی۔ ایس۔ سی ڈینٹل ہسپنڈری اکنامکس کا امتحان دینے والے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (منیر الدین چوبرجی۔ لاہور)

۵۔ میں عرصہ تین ماہ سے بیمار ہوں سارے جسم پر ورم ہو گیا ہے۔ چلنے پھرنے سے بھی عاجز ہوں۔ اسلئے تمام احمدی بھائی بہنوں سے گذارش ہے کہ دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت عطا کرے۔ نیز میری بچی شمیم اختر اس سال ایم اے کی تیاری کر رہی ہے۔ اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے (اہلیہ خواجہ محمد شریف پوسٹماسٹر پنشنر ہٹ ورصدو)

۶۔ میرا لڑکا احمد خاں ہسپتال میں داخل ہے۔ اور اس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (مہر خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۹ گ ب ضلع لائلپور)

۷۔ ذبیح محمود الحسن صاحب سرگودھا والے ایک عرصہ سے درد گردہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ اب ڈاکٹروں نے پتھری تشخیص کی ہے۔ احباب سے ان کے کامیاب اپریشن اور جلد صحت ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار ملک رشید احمد دہلی دروازہ باغ لاہور)

قادیان کا جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ ۵)

ایک تربیتی جلسہ

۱۶ اکتوبر کی درمیانی رات کو نو بجے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام مسجد مبارک میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جو دو گھنٹہ تک زیر صدارت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیری جاری رہا۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی اور محترم جناب مرزا وسیم احمد صاحب نے تقریریں فرمائیں۔ جن میں جماعت کو اچھے اخلاق اپنانے اور جماعتی تربیت کرنے اور مرکز کو مضبوط بنانے اور تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے دل کھول کر چندے دینے اور دائمی طور پر دیتے رہنے کی تلقین فرمائی۔

ناصرات الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ

۱۷ اکتوبر کی درمیانی شب کو نصرت گرلز سکول میں لجنہ اماء اللہ کے انتظام کے ماتحت قادیان کی چھوٹی بچیوں ناصرات الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ ہوا۔ بیرونجات سے تشریف لانے والی خواتین نے بھی اس میں شرکت کی اور ناصرات کی تقاریر سے محظوظ ہوئیں۔ جلسہ ختم ہونے پر اول دوم سوم آنے والی ناصرات کو محترمہ اہلیہ صاحبہ سیٹھ یوسف صاحب حمید الہ دین آف سکندر آباد دکن نے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے انعامات دیئے۔

خاص قابل ذکر معززین

یوں تو جماعتہائے بھارت سے جلسہ پر تشریف لانیوالے تمام لوگ ہی مخلصانہ جذبات کے ساتھ مرکز میں تشریف لاتے ہیں اور روحانی استفادہ کرتے ہیں۔ اور ان سب کا اخلاص ہی خدا کے فضل سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ اس رپورٹ میں ان سب کی فہرست دینا مشکل امر ہے۔ ان بیرونی احباب میں خاص طور پر قابل ذکر معزز یہ ہیں (۱) مکرم جناب سید اختر احمد صاحب اورینوی ڈی لٹ پٹنہ کالج پٹنہ (۲) محترم جناب مولوی محمد ایوب صاحب اے ڈی ایم بھاگلپوری (۳) محترم جناب ایم عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور (۴) محترم جناب پروفیسر عبدالسلام صاحب بنارس (۵) محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد (۶) محترم جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ دکن (۷) محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب فاضل کوکیسل (۹) محترم جناب عاشق حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور ملکی بہار۔

محترم جناب سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی اور محترم جناب قاضی امیر المعین صاحب دھار واڑ جلسہ پر تشریف لانے کی تیاریاں کر چکے تھے۔ مگر عین جلسہ کے قریب بعض روکیں پیدا ہو گئیں اور وہ تشریف نہ لا سکے۔

شکریہ احباب

نظارت ہذا ان تمام معزز حضرات کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے کافی دماغی محنت کے ساتھ اپنی تقریریں تیار کیں اور سفر کی تکالیف برداشت کر کے قادیان تشریف لائے اور احباب جماعت کو اپنی روحانی تقاریر سے مستفید ہونے کا موقعہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی نظارت جلسہ پر تشریف لانیوالے تمام احمدی احباب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے کافی اخراجات اور تکالیف برداشت کر کے محض روحانیت کے جذبہ سے قادیان تشریف لا کر مستفید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا ان کی اولاد کا اور ان کی جماعتوں کا محافظ و ناصر ہے۔

مقامی حکام کا شکریہ

اس کے ساتھ ہی نظارت ہذا مقامی حکام کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے قیام امن کے لئے اپنی خدمات پیش کیں اور پورا تعاون دیا۔ نیز ہم قادیان اور مضافات کی غیر مسلم پبلک کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے نہایت امن اور سکون کے ساتھ ہمارے جلسہ میں شرکت کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ اور جن احباب نے جلسہ میں شرکت کر کے روحانی استفادہ کیا ہے۔ ان کے روحانی جذبات میں استقلال عطا فرمائے۔ اور ان سب کو خدمت دین و ملک کی توفیق عطا فرمائے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری کارپرداز بہشتی مقبرہ کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ)

نمبر ۱۴۷۰۹ میں منشی فضل الٰہی شکور ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم ورک (جٹ) پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن علی پور ٹھٹھہ ڈاکخانہ خاص تحصیل چونیاں ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والدین بفضل خدا تعالیٰ زندہ ہیں میری آمد ماہوار مبلغ یکصد روپیہ بذریعہ ملازمت ٹیچر شپ ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد فضل الٰہی بقلم خود انگریزی ماسٹر مڈل سکول سنگو تارڑ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد محمد سرور خاں بقلم خود ٹیچر سنگو تارڑ مڈل سکول ۱۵/۹/۵۷

گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ۔

نمبر ۱۴۷۱۰ میں کلثوم اختر زوجہ ارشد علی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے

زیور طلائی:

ا۔ ایک جوڑی کڑے وزنی ۶ تولہ قیمتی ۹۰۰/-

ب۔ ایک ہار وزنی ۸ تولہ قیمتی ۸۰۰/-

ج۔ ایک گلوبند وزنی ۴ تولہ ۴۰۰/-

د۔ کانٹے چار جوڑی گل وزنی ۱ تولہ ۱۰۰/-

ر۔ انگوٹھی چار عدد کل وزنی ۲ تولہ ۲۰۰/-

س۔ ایک رسٹ واچ قیمتی ۱۰۰/-

ش۔ چوڑیاں شکستہ حالت میں وزنی ۴ تولہ ۴۰۰/-

کل جائداد ۴۹۰۰/- چار ہزار نو صد روپیہ

صرف جب اپنی تمام جائداد جو اس وقت موجود ہے اور اوپر درج ہے اور نیز اس جائداد کی نسبت جو میں بعد میں پیدا کروں یا بعد وفات ثابت ہو کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں وہ مجرا تصور ہوگی۔ باقی ماندہ رقم مطلوبہ میری جائداد بعد مرگ یا میرے ورثاء سے پوری کی جائے۔ میں تادم مرگ اس وصیت پر پابند رہوں گی اور بعد مرگ ورثاء کو ہدایت کرتی ہوں کہ رقم مطلوبہ جمع خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جمع کرا دیں۔

الامتہ کلثوم اختر سیالکوٹ

گواہ شد ارشد علی ایڈووکیٹ سیالکوٹ بقلم خود ۱۱/۹/۵۷

گواہ شد قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

نمبر ۱۴۷۱۲ میں مسعود احمد عاطف ولد عبدالرحیم صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد ۲۸۸/- ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔

العبد مسعود احمد عاطف، لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۲۰/۹/۵۷

گواہ شد: فضل احمد بقلم خود ریٹائرڈ پی۔ ای۔ ایس نائب ناظر تعلیم ربوہ ۲۰/۹/۵۷

گواہ شد۔ حبیب اللہ خاں لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ سیکرٹری وصایا دار الرحمت شرقی۔ ربوہ

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جداگانہ انتخابات کے نفاذ کا مقصد انقلابی کونسل قائم کرنا ہے"

سراج گنج میں جناب حسین شہید سہروردی کی تقریر

سراج گنج ۱۳ نومبر سابق وزیراعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے الزام لگایا ہے۔ کہ جداگانہ انتخابات کے نفاذ کا مقصد یہ ہے۔ کہ ملک میں انتشار پیدا ہو۔ اور بعد ازاں پاکستان میں انقلابی کونسل قائم کی جاسکے۔ مسٹر سہروردی سراج گنج میں ایک پبلک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے

مسٹر سہروردی نے ڈاکٹر خان صاحب کی طرف سے پیش کردہ انقلابی کونسل کی تجویز پر کڑی نکتہ چینی کی آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جمہوریت کی بقا کے لئے ضمنی انتخاب میں عوامی لیگ کے امیدوار کو ووٹ دیں

وزارت عظمی سے اپنے استعفے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا "استعفے کے بعد میری اور عوامی لیگ کی مقبولیت دس گنا بڑھ گئی ہے"۔

مسٹر سہروردی نے موجودہ مرکزی حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اس نے مشرقی پاکستان میں اٹھاون مجوزہ صنعتیں بند کردی ہیں۔ آپ نے کہا۔ "ان صنعتوں کے لئے میری حکومت نے چار کروڑ روپے کے درآمدی لائسنس دیئے تھے"۔

مسٹر سہروردی نے نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر مولانا بھاشانی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا "مولانا کو مشرقی پاکستان میں تقریر کے لئے کوئی پلیٹ فارم نہ ملا۔ تو وہ مغربی پاکستان چلے گئے ہیں۔ لیکن لوگ وہاں بھی ان کی تقریر نہیں سنیں گے"۔

مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے جنرل سیکرٹری شیخ مجیب الرحمن نے اپنی تقریر میں مسٹر سہروردی کو یقین دلایا کہ مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے کارکن اور عاملہ کے لیڈر انصاف و جمہوریت کے قیام میں ان (مسٹر سہروردی) سے پورا تعاون کریں گے۔

سردار دستی کار کے حادثہ میں سخت زخمی ہوگئے

لاہور ۱۳ نومبر: مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم سردار عبدالحمید دستی گذشتہ شب مال روڈ پر کار کے حادثے میں شدید زخمی ہوگئے اُن کی دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور سینے و چہرے پر بھی سخت چوٹیں آئی ہیں۔ تاہم ہسپتال میں آپ کی حالت خطرے سے باہر بیان کی جاتی ہے۔

سردار عبدالحمید دستی (۴۵ سال) کی کار کو یہ المناک حادثہ پیر کی رات کو تقریباً بارہ بجے اپر مال پر گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے پیش آیا۔ صوبائی وزیر مال نواب افتخار حسین خان ممدوٹ اور سابق وزیر بحالیات سید جمیل حسین رضوی حادثہ کے دو ایک منٹ بعد موقع پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے سردار صاحب کو فوراً اپنی کار میں ڈال کر ہسپتال پہنچایا۔

اس حادثہ کی تفصیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ سردار عبدالحمید دستی جیمخانہ کلب سے کار خود ڈرائیو کرکے اپنے گھر (گلبرگ کالونی) روانہ ہوئے ابھی وہ باغ جناح سے نکل کر اپر مال پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے سلگتے ہوئے سگریٹ کا ٹکڑا کار سے باہر پھینکا۔ لیکن سگریٹ باہر گرنے کی بجائے ان پر گر پڑا کیونکہ انہیں خیال نہیں رہا تھا۔ کہ کار کی کھڑکی کا شیشہ چڑھا ہوا تھا۔

سردار عبدالحمید دستی نے اپنے کپڑوں کو سلگتے ہوئے سگریٹ سے بچانے کی کوشش میں سٹیرنگ چھوڑ دیا۔ جس کے باعث کار سڑک کے بائیں جانب ایک درخت سے بری طرح ٹکرا کر چکنا چور ہوگئی۔

صوبائی کابینہ کے دوسرے تمام ارکان مزاج پرسی کے لئے میو ہسپتال پہنچے۔ لیکن ان میں سے اکثر ان سے ملاقات نہ کرسکے۔ کیونکہ ڈاکٹروں نے ملاقاتیوں کا ان کے کمرے میں داخلہ بند کر رکھا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر میاں افضل حسین محکمہ تعلیم کے سیکرٹری مسٹر ایم شریف اور دوسرے اعلیٰ حکام بھی حادثہ کی اطلاع پاکر ہسپتال پہنچے۔ مگر ان کی بھی ملاقات نہ ہوسکی۔

پاکستان اپنے تنازعات پرامن طور پر حل کرنے کا تہیہ کرچکا ہے

لزبن میں صدر سکندر مرزا کی تقریر

لزبن ۱۳ نومبر۔ صدر سکندر مرزا نے کہا ہے کہ پاکستان دوسرے ملکوں کے ساتھ اپنے تنازعات اقوام متحدہ اور دوسرے عالمی اداروں کے ذریعے پرامن طور پر حل کرنے کا تہیہ کرچکا ہے۔ صدر سکندر مرزا نے یہ بات کل رات صدر پرتگال مسٹر لوپیز کی طرف سے دی گئی دعوت میں کہی

صدر مرزا نے کہا اگرچہ پاکستان کو بہت سی مشکلات نا کامیوں اور مایوسیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ لیکن ان سے نہ تو ہم دل شکستہ ہوئے ہیں اور نہ ہمارا یہ عزم متزلزل ہوا ہے کہ ہم اپنے حقوق پرامن ذرائع ہی سے حاصل کریں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ فتح ہمیشہ حق و انصاف ہی کی ہوتی ہے اور جب بھی دنیا کا ضمیر بیدار ہوا ہمارے راستے میں حائل تمام رکاوٹیں خودبخود دور ہوجائیں گی۔

صدر سکندر مرزا نے مزید کہا کہ پاکستان اور پرتگال کے درمیان کوئی اختلافات نہیں اور دونوں ملکوں کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات اور خیر سگالی و مفاہمت کے جذبات موجود ہیں۔ آپ نے کہا۔ قیام پاکستان اس تاریخی حقیقت کا زندہ ثبوت ہے۔ کہ عوام کی اپنے عقیدے اور روایات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی خواہش کو کچلا نہیں جاسکتا۔ پاکستان آئینی جدوجہد سے معرض وجود میں آیا اور برطانیہ نے رضاکارانہ طور پر اقتدار منتقل کرکے بڑے تدبر کا ثبوت دیا ہے۔

اس سے قبل صدر پرتگال نے اپنی تقریر میں صدر مرزا اور پاکستان کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ دونوں ملکوں کو یکساں مشکلات اور خطرات درپیش ہیں

اٹلی میں شدید سیلاب

روم ۱۳ نومبر۔ اٹلی کے سب سے بڑے دریا پو دریگلا میں ان دنوں زبردست سیلاب آیا ہوا ہے۔ کل دریا کا ایک بند ٹوٹ جانے سے بیس میل علاقہ زیرآب آگیا۔ جہاں کے باشندوں کو نکال کر دوسرے مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے۔ شمال مشرقی اٹلی کے نشیبی علاقوں سے لوگوں کو کشتیوں کوٹروں۔ لاریوں اور دوسرے وسائل کے ذریعے نکالا جارہا ہے

انجینئروں کا بیان ہے کہ دریا کے بند میں سب سے بڑا شگاف تین سو فٹ چوڑا ہے۔ اس کے علاوہ کئی مقامات پر بند ٹوٹنے کی اطلاعیں ملی ہیں۔ (ص)

چینی کے نرخوں میں کمی کا امکان

ڈھاکہ ۱۳ نومبر مرکزی وزیر خوراک و زراعت مسٹر عبداللطیف بسواس نے کل صوبائی سیکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں "شوگر کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ وہ دونوں صوبوں میں چینی کے نرخ کم کرنے کے امکان کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ خیال بھی رکھا جائے گا کہ گنا کاشت کرنے والوں کو معقول دام ملیں۔ آپ نے مشرقی پاکستان میں زیادہ سے زیادہ شکر تیار کرنے پر زور دیا۔

شوگر کانفرنس میں طے پایا کہ گنے کے نرخوں میں تین آنے من کا اضافہ کردیا جائے کانفرنس کل بھی جاری رہے گی۔

چار ہزار سال پرانا قصبہ دریافت ہوا

عمان ۱۳ نومبر امریکی ماہرین نے اردن میں ایک چار ہزار سال پرانے قصبہ کے آثار دریافت کئے ہیں۔ کھدائی سے ہاتھی دانت کا بنا ہوا ایک مجسمہ ملا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ چار ہزار سال پہلے مصر اور اردن کی تہذیب ایک دوسرے سے ملتی جلتی تھی۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ یہ قصبہ تقریباً دو ہزار سال آباد رہا۔

(۲) اس علاقہ میں دو گاؤں ڈوب چکے ہیں۔ کل رات تک کل پانچ ہزار افراد کو دوسرے مقامات پر منتقل کردینے کی توقع ہے۔